رحمتی وسعت کل شیٔ

نذر امجد

مصنفہ

سید احمد حسین امجد

مطبوعہ

اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار

بار چہارم

قیمت عصہ

فبما رحمة من الله لنت لهم
صلی الله علیه وسلم
بحضور رحمتِ عالم
نذرِ امجد
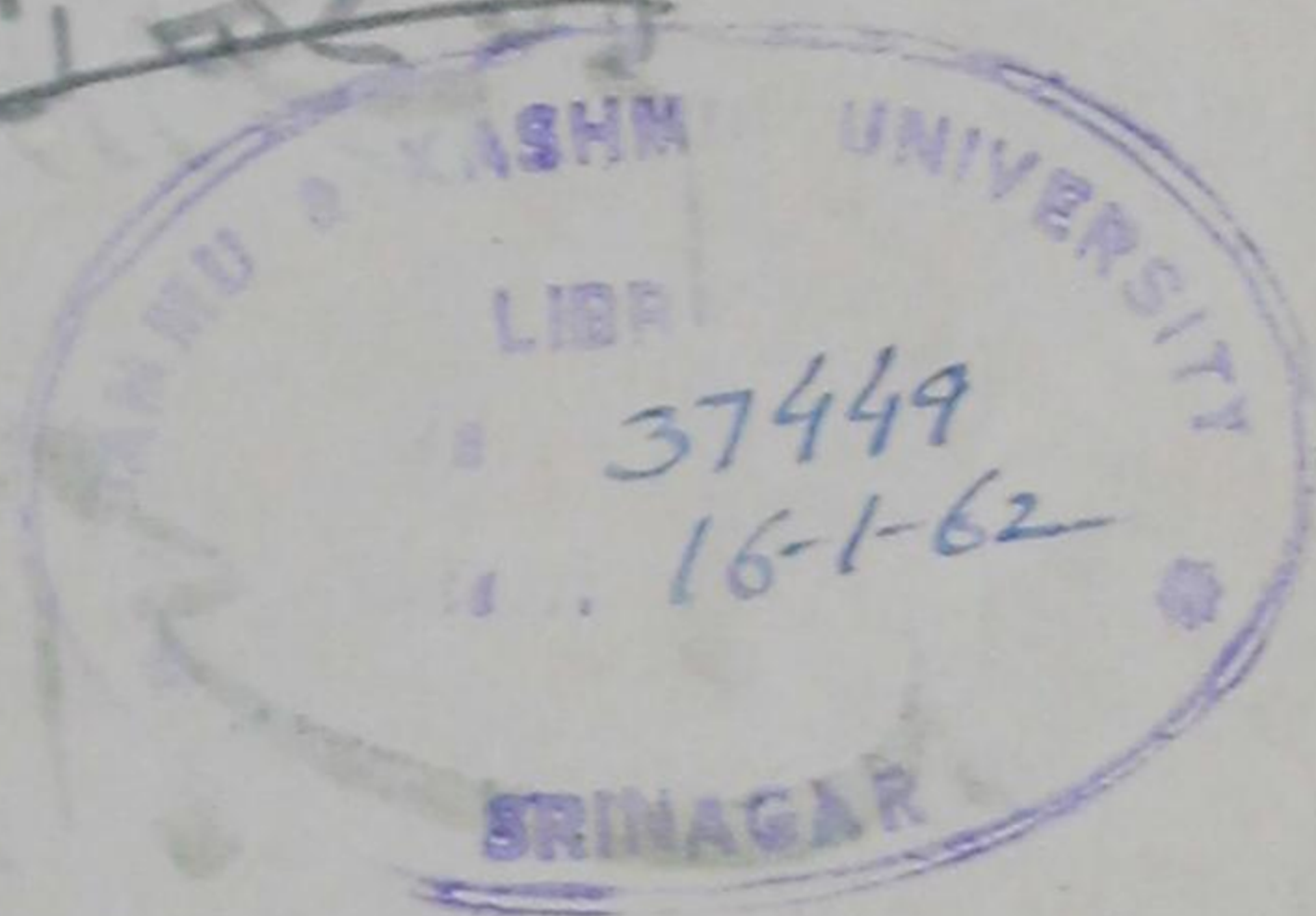
بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب کفار مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ستانا اور تنگ کرنا شروع کر دیا مکہ کے مسلمان ایک ایک کر کے مدینہ کی طرف روانہ ہونے لگے۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حضرت رب العزۃ سے ہجرت کا حکم مل گیا۔ ایک رات آپ دولت خانہ میں تھے کہ کفار مکہ نے جمع ہو کر قتل کے ارادے سے دروازہ مبارک کو گھیر لیا۔ آپ نے حضرت علیؓ کو اپنی جگہ اپنے بستر پاک پر سلا دیا اور خود دروازہ سے باہر نکل کر سب کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہوئے صاف نکل گئے۔ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا۔
دولت خانے سے نکل کر سیدنا صدیق اکبرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو ساتھ لے کر پیادہ پا آگے روانہ ہوئے۔
اندھیری رات، راہ کی ناہمواری، کہیں پتھر کہیں کنکر، پائے مبارک زخمی ہو گئے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے آپ کو اپنے کندھے پر سوار کر کے غار ثور تک پہنچا دیا۔ (ثور مکہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے) غار کے قریب پہنچ کر صدیق اکبرؓ پہلے خود اندر تشریف لے گئے اور غار کو اچھی طرح پاک وصاف کر دیا اور اپنے لباس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے غار کے کھلے روزنوں کو بند کر دیا۔ باہر آ کر حضور انور

صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اندر لے گئے۔

غار میں داخل ہو کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یار غار کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرمایا۔

صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے لبِ غار تک پہنچے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کی آہٹ پا کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض حال کیا۔ رسول خدا رُوحِیْ فِدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا

غم مت کرو یقیناً خدا ہم دونوں کے ساتھ ہے۔

دل کے اندھوں نے جب تجلی الٰہی کو سامنے سے گذرتے ہوئے نہ دیکھا تو اب غار کے اندر کیا دیکھ سکتے وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ جیسے آئے ویسے پلٹ گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تین دن اس غار میں تشریف فرما رہے، چوتھی شب کو غار سے نکل کر مدینے کی طرف کوچ فرمایا۔

یثرب والوں نے جب سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر سنی تھی ہر روز سرِ راہ بیٹھ کر انتظار کیا کرتے اور روزانہ استقبال کے خیال سے مدینے کے باہر آ کر مکہ کی سڑک پر ٹکٹکی لگا دیتے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے دن بھی مدینہ والے اسی طرح حسب عادت آئے تھے اور دیر تک انتظار کر کے واپس چلے گئے تھے کہ

یکا یک ایک شخص نے ٹیلہ پر سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کی سواری دیکھی اور پکار کر آواز دی۔

یَامَعَاشِرَ الْعَرَبِ ھٰذَا جَدُّکُمْ

اے گروہ عرب یہ تمہارا مقصود ہے۔

پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ خیر مقدم کے لئے ٹوٹ پڑے۔

ہر طرف سے اَھْلاً وَ سَھْلاً مَرْحَبًا بِكَ کی آواز آتی تھی، گلی کوچے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدْ کی صدا سے گونج رہے تھے۔

کشورِ امن کا شہنشاہ، صلح کا حامی، دنیا کو عدالت سے بھر دینے والا عجب شان سے تشریف لا رہا تھا۔

مدینے والے اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوے ماہِ رسالت کے گرداگرد تاروں کی طرح جمع ہو رہے تھے۔ اہل شہر کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ انصار کی معصوم اور پاک لڑکیاں ذوق و وجد میں گا رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَ اللّٰہُ لِدَاعِ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم مدینے پہنچکر پہلے قبا (نام محلہ کنارہ شہر)

میں قیام فرمایا۔ پھر انصار کے ہمراہ شہر میں تشریف لے گئے۔
ہر شخص کی یہی آرزو تھی کہ ماہِ رسالت میرے گھر نزولِ اجلال فرمائے لیکن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی دل شکنی نہ ہونے کے خیال سے زمامِ قیام ناقہ کے ہاتھ میں دیدی، ناقہ مبارک حضرت ابوایوب انصاریؓ کے مکان پر ٹھیر گیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ قیام فرمایا۔

گھر میں وہ مہ تمام آیا
ایوبؓ کا صبر کام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

سید احمد حسین امجد

جدید آغاپورہ — حیدرآباد دکن

۵

یہ ہے کون آغوش میں آمنہ کی ؛ صدا آتی ہے مرحبا مرحبا کی
ہوئی مستجاب اب دعا انبیاء کی ؛ مجسم ہوئی آج رحمت خدا کی

ملک تلوے آنکھوں سے سہلا رہے ہیں
فلک سے قدم چومنے آ رہے ہیں

کھلا آج اسرار وحدت کا دفتر ؛ نمایاں ہوا کنز مخفی کا جوہر
یہ معصوم بندہ ہے یا بندہ پرور ؛ عجب ننھی ہستی ہے اللہ اکبر

یہی کعبہ والا ہے شاہ مدینہ
یہی نور اول ہے ماہ مدینہ

اسی کا ہے نام آج سب کی زباں پر ؛ حکومت اسی کی ہے دونوں جہاں پر
شجر پر، حجر پر، مکیں پر، مکاں پر ؛ فلک پر، ملک پر، زمیں پر، زماں پر

ہوا کب کوئی ایسا بندہ خدا کا
کہ ہے جس پہ بندوں کو دھوکا خدا کا

ادب سے ملک سر جھکائے کھڑے ہیں ؛ تصدق ہیں رہ رہ کے چھوٹے بڑے ہیں
انہیں قدموں میں سب کے دیدے گڑے ہیں ؛ دو عالم کا دل لیکے چپکے پڑے ہیں

یہ ننھی سی جاں جان ہے دو جہاں کی
اسی ایک سے شان ہے دو جہاں کی

یہی نور چشم جہاں کی ضیا ہے ؛ اسی نور سے سارا عالم بنا ہے
خدا کی قسم ہے کہ نور خدا ہے ؛ عجب جوہر فرد پیدا ہوا ہے

خدا کو بھی جس کی ادا بھا گئی ہے
کہ تنزیہ، تشبیہ میں آ گئی ہے

قیامت تک اب ایسی صورت نہ ہوگی ٭ یہ صورت نہ ہوگی یہ سیرت نہ ہوگی
اب آگے نبوت میں شرکت نہ ہوگی ٭ ہمیں اب کسی کی ضرورت نہ ہوگی
ہمارا نبی خاتم المرسلیں ہے
یہ دنیا کی خاتم کا آخر نگیں ہے

یہ ننھا سا پودا پھلا اور پھولا ٭ دو عالم میں پھیلا دیا اپنا سایا
نبی بن کے پیغام حق لے کر آیا ٭ مکمل ہوئی رحمت حق تعالیٰ
ہوئی جس کو توفیق ایمان لایا
مگر کافروں کی سمجھ میں نہ آیا

ستانے لگے اس کو ظالم ستمگر ٭ کوئی کہتا شاعر تو کوئی فسوں گر
حسد سے اڑانے لگے خاک سر پر ٭ ہوا حق پرستوں کا جب حال ابتر
تو پھر ہو کے مجبور ہجرت کی ٹھانی
ہوا بحر رحمت کو حکم روانی

٭

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینے کو جاتا ہے ماہِ رسالت

بلا رہے کعبے سے قربانِ ہجرت

اٹھائے ہے صدیقؓ بارِ نبوت

صداقت کی آغوش میں ہے محبت

یہ نورٌ علیٰ نور کی شان دیکھو

صداقت کے پہلو میں ایمان دیکھو

نذرِ امجد

اندھیرے میں بن جاتے ہیں وہ ماہِ تاباں
چمکتا ہے ہر ذرہ میں نورِ ایماں
نگہبان ہے دو جہاں کا نگہباں
دھرے رہ گئے سب عداوت کے ساماں

جھپک سی گئیں ہر بد اختر کی آنکھیں
رخِ مہر کیا دیکھے شپر کی آنکھیں

نذر امجد

شہنشاہ کونین نکلا جو گھر سے
دھواں سوز فرقت کا اٹھا جگر سے

زمیں سے زماں سے شجر سے حجر سے
اٹھا شور کعبے کی دیوار و در سے

چلا تو کہاں اے رب کے گھر کے اجالے
نہ جا چھوڑ کر ہم کو او جانے والے

بندہ امجد

چلی صحنِ کعبہ سے بادِ بہاری

مدینے کو جاتی ہے گل کی سواری

ہوئی رخصتِ رحمتِ ربِّ باری

ہر اک غم میں کرتا ہے فریاد و زاری

کوئی کہہ رہا ہے جگر کو سنبھالے

اِدھر دیکھ لینا اُدھر جانیوالے

نذرِ امجد

ہے دریائے خوں چشمِ پُرنم سے جاری
سوادِ حرم میں ہے اک سوگواری

ہر اک دل امین بڑی سی بیقراری
ہر اک کی صدا ہے کہ سن لے ہماری

نہ جا ہم سے منھ موڑ کر جانے والے
یہاں کون ہم بیکسوں کو سنبھالے

نذرِ امجد

صفا مروہ کا دل ہوا پارا پارا
وہ بجلی گری پھٹ گیا سنگِ خارا
ہوا غم سے کعبہ سیہ پوش سارا
تڑپ کر یہ غارِ حرا نے پکارا

کوہِ حرا مکہ سے کئی میل کے فاصلہ پر واقع ہے جسکے غار میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قبل بعثت تشریف لیجا کر عبادت فرماتے تھے۔

کہاں تو چلا میرے نازوں کے پالے
پھر آ میری آغوش میں جانے والے

نذرِ امجد

پھر آ اپنے گھر میرے گھر کے آجا رے

مدینے نہ جا میرے نازوں کے پالے

پھر اک بار قدموں سے اپنے لگا لے

ادھر آ ادھر آ مرے جانے والے

ارے کعبہ والو! دُہائی، دُہائی

چہل سالہ لٹتی ہے میری کمائی

نذر امجد

کوئی میرا روٹھے ہوئے کو منالے

وہ دیکھو وہ جاتا ہے کوئی بلالے

نہ جا کالے کوسوں پیادہ جانے والے

پڑینگے مرے ہمیں پاؤں کے چھالے

حَرا کا حرارت سے دل جل رہا ہے

دلِ سنگ بھی مثلِ زر گل رہا ہے

نذر امجد

غضب ہے کہ تو مجھ سے منہ موڑتا ہے

دلِ سنگ بھی تجھ پہ سر پھوڑتا ہے

خطا میری کیا ہے کیوں مجھے چھوڑتا ہے؟

ترا ایک پتھر کا دل توڑتا ہے

مرے لعل آ تجھ کو دل میں چھپا لوں

کلیجہ سے اک مرتبہ پھر لگا لوں

نذرِ امجد

صعوبت کے طے کر کے سارے مراحل
ہوئے دامنِ ثور میں دونوں داخل
چھپے ایک غار میں دو یار کامل
ہوا آج رسول کا مقصود حاصل

یہ کون آج سر رکھ کے یوں سو گیا ہے
کہ زانوئے صدیقؓ دل ہو گیا ہے

نذرِ امجد

اُدھر تو رہے چین کہ میں منتظر ہوں

چلے گا کسی کا نہ اب کوئی افسوں

بلاتا ہے کون آج میں بھی تو دیکھوں

ہے شمس و قمر سے لئے نور موزوں

بنے گا حملؔ[عہ] آج یہ ثور کا بُرج

نہ ہوگا فلک پر بھی اس طور کا بُرج

عہ حمل ایک برج کا نام ہے جہاں آفتاب کو شرف ہوتا ہے

نذرِ امجد

وطن چھوڑ کر اپنا مطلوب پایا

محبت نے جنگل کو منگل بنایا

کہاں آج پہنچا صداقت کا پایا

جو رہتا تھا دل میں وہ پہلو میں آیا

ہے صدیق رضؓ پر کتنی رحمت خدا کی

کہ ہجرت میں بھی ہے معیت خدا کی

نذرِ امجد

ہوئے تو ادھر سے پھر مدینے کو راہی
نہ باقی مراتب نہ فوج و سپاہی
گدا ہاتھ میں ہے دو عالم کی شاہی
چمکتا ہے چہروں سے نورِ الٰہی

فلک کی صدا ہے محمدؐ یہی ہے
احد کہہ رہا ہے کہ احمدؐ یہی ہے

نذرِ امجد

شہنشاہِ کون و مکاں آرہا ہے
مدینہ کا ہر ذرہ اترا رہا ہے

سحابِ کرم ہر طرف چھا رہا ہے
زمیں پر فلک نور برسا رہا ہے

ہر اک گھر تجلّی کا مسکن بنا ہے
ہر اک ذرّہ وادیٔ ایمن بنا ہے

نذرانہ

مدینے میں اب آمدِ مصطفیٰ ہے

جدھر سنیے آوازِ صلِّ علیٰ ہے

خوشی ہے مسرت ہے فضلِ خدا ہے

مبارک سلامت کا غل ہو رہا ہے

شجر کہہ رہا ہے سلامٌ علیکم

حجر کہہ رہا ہے سلامٌ علیکم

بندرا مجد

نبی محترم سلام علیکم

شہِ سرورِ دو عالم سلام علیکم

رسالت کے خاتم سلام علیکم

غریبوں کے ہمدم سلام علیکم

بگوید زمین و زمان با ترنّم

سلامٌ علیکم سلامٌ علیکم

نذرِ امجد

مہاجر کے مدینے کو انصار آئے
پرائے ہوئے اپنے ، اپنے پرائے

شہِ دین یثرب میں تشریف لائے
خدا کی عنایت نے یہ دن دکھائے

چلا پاؤں پر لوٹنے دل نکل کر
ادب کہہ رہا ہے کہ ہاں ہاں سنبھل کر

نذر امجد

عجب شان سے آتا ہے آنے والا
ہزاروں دلِ عاشقاں روند ڈالا

نظر آتی ہے قدرتِ حق تعالیٰ
چھدے جاتے ہیں دل نہ برچھی نہ بھالا

تہِ زلف ہے رخسارِ پُرنور دیکھو
نئی بات ہے نُور پر طُور دیکھو

نذرِ امجد

جبیں ہے کہ مضمونِ رحمت کا عنواں

دو ابرو سے ظاہر وجوب اور امکاں

دو آنکھوں سے حسن و محبت نمایاں

دو رخسار دو چشمۂ نورِ ایماں

لبِ لعل سے ہے اُمیدِ شفاعت

یہ قفلِ دہن ہے کلیدِ شفاعت

نذرِ امجد

وہ ہلتے ہوئے رخ پہ گیسو ہوا سے

سیہ بختیوں کو دے رہے ہیں دلاسے

وہ کچھ کہہ رہے ہیں دلِ مبتلا سے

ہر اک تار ملتا ہے عرشِ خدا سے

ہر اک تارِ گیسو کو سو بار دیکھو

سراپاک کے ہیں یہ اسرار دیکھو

نذرِ امجد

وہ دوشِ مبارک پہ ردۂ یمانی
تنِ پاک پہ ہے قبا کیا سہانی
عمامہ ہے سہرا وشِں سبع المثانی
وہ پاؤں میں نعلین عرش آشیانی

وہ ختم النبیین معراج والا
وہ سلطان، لولاک کے تاج والا

نذرِ امجد

قدِ پاک کی شان اللہ اکبر

قدم وہ کہ جن پہ فرشتوں کے ہیں سر

سراپا صفاتِ الٰہی کا مظہر

ہر اک جزوِ تن سے عیاں کُل کا جوہر

خدا کی قسم ہے کہ نورِ خدا ہے

اِسی نور سے سب ظہورِ خدا ہے

نذر امجد

وہ رحمت دو عالم کی کہلانے والا

وہ کثرت میں توحید سکھلانے والا

وہ نعلین سے عرش پر جانے والا

وہ تیغ ہدایت کے ساتھ آنے والا

عجب آن والا عجب شان والا

وہ رحمان والا، وہ قرآن والا

نذرِ امجد

مدینہ میں آیا ہے اب کعبہ والا

ہوا نور ایمان سے ہر سو اجالا

ہے تاروں کا مہتاب کے گرد ہالا

بچائے نظر سے اسے حق تعالیٰ

محمدؐ کے رُخ سے نقاب اُٹھ گیا ہے

تجلیٔ حق سے حجاب اُٹھ گیا ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم ۱۲

نذر امجد

محبت بھری آنکھیں دکھاتا ہے کوئی

تصور میں صورت جماتا ہے کوئی

سنبھالے ہوئے دل کو آتا ہے کوئی

ادھر دل ہی دل میں بلاتا ہے کوئی

محبت کا سودا ہے ہر ایک سر میں

ہر اک چاہتا ہے رہے میرے گھر میں

نذرِ امجد

کسی کی نگاہیں ہیں ابروئے حسیں پر
کوئی جان دیتا ہے روشن جبیں پر

کسی کی نظر دیدۂ سرمگیں پر
تصدق ہے کوئی قدِ دلنشیں پر

ہے کوئی تو قدموں میں آنکھیں بچھائے
کفِ پا میں مژگاں کوئی چبھ نہ جائے

نذرِ امجد

"کوئی کہہ رہا ہے کہ آنکھوں میں آؤ

کوئی کہہ رہا ہے کہ دل میں سماؤ

کوئی کہہ رہا ہے کہ صورت تم دکھاؤ

کوئی کہہ رہا ہے کہ اب آ کے نہ جاؤ"

"مرے دل میں آ جاؤ ایمان بن کر

اُتر آؤ سینے میں قرآن بن کر"

نذر امجد

نصیب ہو ابو ایوب(رض) کی باری جس کا

وہیں ناقہ ٹھہرا رسولِ امم کا

اُتر آیا ساحل پہ دریا کرم کا

دو عالم سے دھویا گیا نقش غم کا

محبّت نے آخر محمدؐ کو کھینچا

دلی جذبے اپنے مقصد کو کھینچا

نذرِ امجد

بر آئے ہماری بھی امید یارب

نظر آئے کثرت میں توحید یارب

کوئی ایسی پیدا ہو تمہید یارب

ہمارے بھی گھر ہو کبھی عید یارب

فقیروں کے ہاں آئے شاہِ مدینہ

اُتر آئے آنکھوں میں ماہِ مدینہ

بندہ امجد

کبھی اُن کے قدم پر ہم آنکھیں بچھائیں

کبھی با ادب ہو کے سر کو جھکائیں

کبھی ہوں تصدق کبھی لیں بلائیں

کبھی لیں بلائیں کبھی دیں دعائیں

محمدؐ جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم

خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

بہزاد

کبھی اپنی آنکھوں میں ان کو بٹھائیں

کبھی صورت پاک دل میں جمائیں

کبھی اپنا افسانۂ غم سنائیں

کبھی فرط شادی سے آنسو بہائیں

محمدؐ جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم

خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

ہمارا مجد

کبھی نکہتِ زلف سونگھا کریں ہم

کبھی تارِ گیسو میں الجھا کریں ہم

کبھی روئے پُرنور دیکھا کریں ہم

کبھی اپنی آنکھوں سے پردا کریں ہم

محمدؐ جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم

خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

نذرانہ جب

کبھی آکے نزدیک دیکھا کریں ہم
کبھی دور ہٹ کر نظارا کریں ہم

کبھی گر کے قدموں پہ رویا کریں ہم
کبھی رو کے ان کو ہنسایا کریں ہم

محمدؐ جو مل جائیں کیا کیا کریں ہم
خدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

نذرِ امجد

کریں گے کبھی عاجزانہ خوشامد
کہیں گے کبھی اُن سے ہم دل کا مقصد

محبت میں امجد رہے گا زباں زد
محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ

محمدؐ جو مِل جائیں کیا کیا کریں ہم
خُدا کی قسم اک تماشا کریں ہم

خود ستائی

سید احمد حسین امجد ہوں میں
امجد ہوں میں جوابِ سرمد ہوں میں

گوندھی ہوئی ہے نور سے مٹی میری
خاکِ قدمِ پاکِ محمدؐ ہوں میں

سنہ ۱۳۴۷ھ

تصانیف امجد

کتاب	بار	قیمت	
ریاض امجد حصہ اول	بار چہارم	قیمت	عما
ریاض امجد حصہ دوم	بار سوم	"	عدا
رباعیات امجد حصہ اول	بار پنجم	"	ممدا
رباعیات امجد حصہ دوم	بار سوم	"	عیا ۸
رباعیات امجد حصہ سوم			عمدا ۸
خرقۂ امجد		"	عدا
نذر امجد	بار چہارم	"	۳
ایوب کی کہانی	بار دوم	"	۱۲
حج امجد	بار دوم	"	للعہ
جمال امجد	بار دوم	"	صہ
حکایات امجد		"	۱۲ عہ
پیام امجد		"	سہ ۸
میاں بیوی کی کہانی	بار دوم	"	۱۲
گلستان امجد	بار سوم	"	للعہ ۸

کامل سٹ (۲۲) روپے

ملنے کا پتہ: آغا پورہ جدید مکان مصنف نمبر جدید B.14.247